جہاں موت وہاں تجہیز و تکفین
احکامِ میّت سے متعلق جامع تحریر
تجہیز و تکفین
حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی
کرمانوالہ بُک شاپ
دوکان نمبر ۲۔ دربار مارکیٹ۔ لاہور
Voice: 042-7249515

جہاں موت وہاں تجہیز و تکفین

احکامِ میّت سے متعلق جامع تحریر

مولانا محمد صدیق ہزاروی

کرمانوالہ بک شاپ

دکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

بفیضانِ کرم
حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری
المعروف بہ حضرت کرمانوالے
آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ
شمیمِ باغِ ولایت
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری
منظرِ بدرِ طریقت
حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری
حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری
بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید صمصام علی شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف
بفیضانِ نظر
حضرت پیر
سید میر طیب علی شاہ بخاری
سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف
الحاج صوفی
برکت علی
زیرِ اہتمام
سمیع اللہ برکت
زیرِ سرپرستی
حاجی پیر انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی
جملہ حقوق محفوظ ہیں
اشاعت 21 فروری 2010
قیمت 20 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے ایک نہ ایک دن اسے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے **کل نفس ذائقة الموت**: ہر نفس نے موت کو چکھنا ہے۔

فوت ہونے والے سے متعلق جتنے احکام ہیں مثلاً موت کے وقت اس کو کیسے لٹایا جائے؟ اسے غسل دینے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کے کفن میں کتنے اور کون کون سے کپڑے ہوتے ہیں؟ کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟ نماز جنازہ کیسے پڑھی جائے؟ اس کو قبر میں دفنانے کا طریقہ کیا ہے؟ اور اس کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کی کیا صورت ہے؟

ان تمام احکام کے متعلق میت کے عزیزوں، رشتہ داروں، دوست احباب، اور خاص طور پر اس کے گھر والوں سے ہے لہٰذا ہم میں سے ہر شخص کو ان تمام مسائل اور طریقوں کا علم ہونا چاہیے۔

بدقسمتی سے ہم دین سے اتنے دور ہو چکے ہیں کہ اس اہم ذمہ داری کو نباہنے سے بھی غافل ہیں حتیٰ کہ بعض اوقات بہت زیادہ تلاش کے باوجود میت کو غسل دینے کے لئے کوئی شخص نہیں ملتا اور پریشانی اٹھانا پڑتی ہے حالانکہ یہ کام تو خود گھر والوں کو کرنا چاہیے۔

ایک عرصہ سے خیال تھا کہ ایک مختصر کتاب لکھی جائے جس میں نہایت

آسان انداز میں ان تمام ضروری باتوں کا ذکر ہو۔ یہ کتاب ہر گھر میں ہر وقت موجود رہے تاکہ ضرورت کے وقت اس سے فائدہ اٹھایا جائے لیکن مصروفیات کی وجہ سے ایسا نہ ہوا............ ابھی چند دن قبل جامعہ نظامیہ رضویہ میں درجہ رابعہ کے طلباء کو ہدایہ کے سبق پڑھاتے ہوئے جب احکام جنازہ پر پہنچے تو طلباء کی طرف سے بھی اس اہم کام کا مطالبہ ہوا۔

لہٰذا راقم نے مناسب سمجھا کہ اس کار خیر میں تاخیر نہ کی جائے اور جتنی جلدی ممکن ہو یہ کتاب مسلمانوں کے گھروں میں پہنچ جائے۔

چنانچہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک اس کا آغاز کر دیا گیا اور الحمد اللہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۴ء سوموار کو یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔

اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ آپ چاہے دوکاندار ہوں یا سرکاری ملازم، آفیسر یا کلرک، امام ہوں یا مقتدی یہ مسائل سب سے متعلق ہیں اس لئے اس کتاب کے مطالعہ میں کوتاہی کر کے اپنے فوت ہونے والے عزیزوں کو دوسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں بلکہ خود اسلامی شرعی طریقے کے مطابق انہیں دار دنیا سے عالم برزخ کی طرف رخصت کریں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے مدرس اور شیخ الحدیث علامہ محمد رشید نقشبندی نے بعض مفید مشوروں سے نوازا اور جامعہ کے شعبہ درس نظامی کے درجہ ثانیہ، ثالثہ، رابعہ، خامسہ اور سادسہ کے طلباء نے اس کی طباعت میں بھرپور حصہ لیا۔
اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کو دین سیکھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد صدیق ہزاروی

ابتدائی حالت

جب کسی پر موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں[1] تو اسے چار پائی پر لٹا دیں، چار پائی کا سرہانہ شمال (قطب) کی طرف اور پائنتی جنوب کی طرف ہو۔ سنت یہ ہے کہ اسے دائیں پہلو پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو یا سیدھا لٹا کر پاؤں قبلہ کی طرف کریں اور سر کو ذرا اونچا کر دیں۔ اس طرح بھی وہ قبلہ رخ ہو جائے گا۔ پھر اس کے سامنے بیٹھ کر کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ: پڑھیں لیکن یاد رہے کہ اسے پڑھنے کے لئے نہ کہیں کیونکہ ہوسکتا ہے وہ اس حالت میں انکار کر دے۔

علاوہ ازیں اس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یسین اور سورہ رعد بھی پڑھی جائے اس سے روح کے نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔ نیز وہاں اگر بتیاں وغیرہ بھی سلگا دی جائیں تا کہ خوشبو رہے علاوہ ازیں اس کمرے میں اگر تصاویر ہوں تو انہیں بھی ہٹا دیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حیض اور نفاس والی عورتیں وہاں آسکتی ہیں لیکن اگر حیض اور نفاس کا خون ختم ہو چکا ہو اور ابھی غسل نہ کیا ہو تو ایسی خواتین یا ایسا شخص جسے غسل کی حاجت ہو وہ جب تک غسل نہ کر لیں اس کے پاس نہ آئیں۔ جب روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دیں تا کہ کھلی نہ رہ جائیں۔ آنکھوں کو بند کرنے والا یہ الفاظ کہے

---

[1] موت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور کھڑے نہیں ہو سکتے اور ناک ٹیڑھا ہو جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ:

(اللہ تعالیٰ کے نام اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر اس کی آنکھیں بند کرتا ہوں۔ یا اللہ اس پر اس کے معاملے کو آسان کر دے، بعد والی منازل کو آسان فرما دے، اسے اپنی ملاقات کا شرف بخش دے اور جدھر یہ جا رہا ہے اسے اس جگہ سے بہتر بنا جہاں سے یہ نکلا ہے) اگر مکمل دعا یاد نہ ہو تو صرف

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ : ہی پڑھ لے۔ آنکھیں بند کرنے کے بعد ٹانگیں سیدھی کر دیں۔ بازوؤں کو لمبا کرتے ہوئے پہلوؤں کے ساتھ سیدھا کر دیں۔ اور کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لیں اور اسے ٹھوڑی کے نیچے سے لے جا کر سر کی چوٹی پر باندھ دیں۔ اس طرح جبڑے باندھنے سے منہ بند رہے گا اور کھلنے سے محفوظ ہو جائے گا۔ پیٹ پر کوئی بھاری چیز لوہا وغیرہ رکھ دیں تاکہ پھول نہ جائے۔

یاد رکھیں کہ میت کے پاس بلند آواز سے رونا اور بین کرنا سخت منع ہے البتہ اظہار غم کے لئے آنسو بہانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بات خواتین کو خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ اپنی زبان سے کوئی ناجائز کلمہ یا بارگاہ خداوندی میں شکایت کا جملہ نہ نکالیں بلکہ صبر کا مظاہرہ کریں، اسی میں بہتری ہے اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔

میت کو غسل دینا

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو کسی باپردہ جگہ میں لکڑی کے ایک تختے پر (جو عموماً محلے کی مسجد میں موجود ہوتا ہے) لٹا دیں۔ ناف سے گھٹنوں تک پردہ کر

کے اس کا لباس اتار دیں۔ اس تختے کے ارد گرد اگر بتیاں جلا دیں تاکہ خوشبو رہے۔ ایک شخص غسل دے اور دوسرا پانی ڈالے۔ غسل دینے کے لئے وہاں ایسے لوگ ہوں جنہیں میت کے ساتھ کسی قسم کا خصوصی تعلق ہو اور وہ قابل اعتماد ہوں تاکہ اگر کوئی ناپسندیدہ بات دیکھیں تو دوسروں کو نہ بتائیں۔ میت کو الٹا لٹا کر پہلے استنجاء اور پھر وضو کرائیں لیکن نہ تو کلی کرائیں اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالیں۔ کیونکہ پانی کا نکالنا مشکل ہوگا۔ البتہ غسل دینے والے کو چاہیے کہ وہ اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر اسے تر کر کے میت کے دانتوں اور ہونٹوں پر پھیرے اور ناک میں بھی داخل کرے۔ پھر صابن سے اچھی طرح صفائی کر کے اس پر پانی بہادیں۔ پھر اسے بائیں پہلو پر لٹائیں۔ یعنی دایاں پہلو اوپر کو رہے۔ اب اچھی طرح صفائی کر کے اس پر پانی بہادیں اس کے بعد دائیں پہلو پر لٹا کر بائیں پہلو کو اچھی طرح دھویں اور پانی بہادیں۔ پھر ایک شخص بیٹھ کر میت کو اپنے پیٹ کے ساتھ لگائے ہوئے اسے بٹھائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے تاکہ اندر سے کسی نجاست وغیرہ کا نکلنا ہو تو نکل جائے اور بعد میں کفن خراب نہ ہو پھر نہایت نرمی کے ساتھ کسی کپڑے یا نرم تولئے سے اس کے جسم کو خشک کر دیا جائے۔ یاد رکھیں میت کے ناخن اور بال نہ کاٹیں اگرچہ بڑھے ہوئے ہوں اور نہ ہی اس کے بالوں میں کنگھی کریں کیونکہ اب میت کو ان باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ: بعض لوگ غسل کے لئے مٹی کے گھڑے اور کوزے خرید کر غسل دیتے ہیں اور پھر مسجد میں رکھ دیتے ہیں۔ اس طرح کرنا مال ضائع کرنا ہے۔ آپ گھر کے کسی بھی برتن میں پانی ڈال کر کسی بھی برتن کے ساتھ غسل دے سکتے ہیں۔ میت کو غسل دینے

سے برتن ناپاک نہیں ہو جاتے۔

کفن کے کپڑے

کفن تین قسم کا ہوتا ہے

(۱) کفن سنت (۲) کفن کفایت (۳) کفن ضرورت

مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں

دو بڑی چادریں اور ایک قمیض۔ ایک چادر کو "ازار" اور دوسری کو "لفافہ" کہتے ہیں۔

عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔

دو بڑی چادریں اور ایک قمیض (یعنی ازار، لفافہ، قمیص) ایک دوپٹہ (اوڑھنی) اور ایک کپڑا جو ناف سے چھاتی تک ہو اس کے ساتھ چھاتی کو باندھا جاتا ہے۔ اسے "سینہ بند" کہتے ہیں۔

کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے یعنی ازار اور لفافہ اور عورت کے لئے تین کپڑے ہیں یعنی دو چادریں اور ایک دوپٹہ۔

کفن ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کفن کے لئے یہ کپڑے دستیاب نہ ہو سکیں تو کسی بھی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ کفن کے لئے سفید رنگ کا سوتی کپڑا استعمال کیا جائے جو نہ تو بالکل ہلکی قیمت کا ہو اور نہ ہی بہت زیادہ قیمتی۔

ازار: یہ چادر اتنی لمبی ہو کہ میت کے سر سے پاؤں تک آسکے اور اس کی چوڑائی اس قدر ہو کہ دونوں طرف سے میت پر لپیٹی جاسکے۔

لفافہ: یہ چادر ازار سے کچھ بڑی ہو مثلاً اگر ازار دو گز ہے تو یہ اڑھائی گز ہونی چاہیے کیونکہ اسے سر اور پاؤں کی طرف باندھنا ہوگا۔ اس کی چوڑائی بھی ازار کی طرح ہو گی۔

قمیض: اس کے لئے اتنا کپڑا ہو کہ میت کی گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے دونوں طرف آسکے۔ اگلی طرف سے مکمل اور پچھلی طرف سے تھوڑا سا کپڑا رکھنا صحیح نہیں ہے۔ قمیص کے بازو اور گریبان کچھ نہ ہوں البتہ میت کو پہنانے کے لئے مرد کی قمیض کو کاندھے پر چیریں اور عورت کی قمیص کو سینے کی طرف سے چیریں۔ چونکہ قمیض کو کناروں سے لپیٹا نہیں جاتا لہٰذا اس کی چوڑائی ازار اور لفافہ کی چوڑائی سے کم ہو۔

کفنی لکھنا

میت کی قمیض (کفنی) کے اس حصہ پر جو سینے پر ہوگا کلمہ طیبہ (پہلا کلمہ) یا کلمہ شہادت (دوسرا کلمہ) لکھ دیں اس سے میت کو فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی۔ آپ نے اپنا تہبند شریف عطا فرمایا اور فرمایا اس کو کفن کے اندر میت کے جسم سے ملا کر رکھ دو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ نیک لوگوں کے لباس اور ان کے تبرکات سے موت کے بعد قبر میں بھی برکت لینا مستحب ہے جیسا کہ موت سے پہلے (مستحب) ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوت ہوتے وقت وصیت کی تھی کہ سرکار دو

عالم ﷺ کے بال اور ناخن مبارک لے کر میرے منہ میں، آنکھوں پر اور سجدے والے اعضاء پر رکھ دینا لہٰذا بزرگان دین کے تبرکات بھی رکھ دیئے جائیں تو نفع بخش ہیں۔

کفن پہنانا

کفن کے کپڑوں کو خوشبو لگائیں۔ اس کے بعد جہاں میت کو لٹانا ہے، اس چارپائی پر نیچے گدا وغیرہ بچھانے کے بعد بڑی چادر (لفافہ) بچھا دیں۔ اس کے اوپر دوسری چادر (ازار) بچھا دیں اور پھر کفنی (قمیض) بچھائیں۔ اب میت کو وہاں لٹا کر پہلے قمیض پہنائیں۔ ڈاڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگا دیں اور سجدے کی جگہوں یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور پاؤں کی پیٹھ پر کافور لگائیں۔ پھر اوپر والی چادر (ازار) کو پہلے بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف سے لپیٹ دیں۔ اس کے بعد نچلی چادر (لفافہ) کو اسی طرح پہلے بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف سے میت پر لپیٹ دیں تا کہ دائیں جانب اوپر رہے۔ کفن کے کپڑے سے کچھ زائد کپڑا بھی لے لیا جائے اور اس سے تین ڈورے بنالیں۔ اور اب بڑی چادر کے زائد حصے کو سر کی طرف سے بھی اور پاؤں کی طرف سے بھی باندھ دیں اور اسی طرح اگر ضرورت سمجھیں تو جسم کے درمیان سے بھی باندھ دیا جائے تا کہ کفن کھلنے نہ پائے۔ لیکن بہت سخت کر کے نہ باندھیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے کفنی (قمیض) پہنانے کے بعد بالوں کے دو حصے کرتے ہوئے ایک کو ایک طرف سے اور دوسرے کو دوسری طرف سے سینے پر ڈال دیں۔ اب دوپٹے کو پیٹھ کے نصف حصے کے نیچے بچھا کر سر پر لاتے

ہوئے منہ پر اس طرح ڈالیں جس طرح نقاب ڈالا جاتا ہے اور یہ دوپٹہ سینے پر رہنا چاہیے۔ اس کے بعد دو بڑی چادریں اسی طرح لپیٹیں جس طرح پہلے بیان ہوا۔ پھر سب سے اوپر سینہ بند باندھیں جو عورت کے پستان سے ران تک ہو یا کم از کم ناف تک ہو۔ اس کے بعد سر اور پاؤں کی طرف سے بڑی چادر کو اسی طرح باندھ دیں جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

نوٹ: بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جس طرح فوت شدہ مرد کا چہرہ دکھایا جاتا ہے اسی طرح عورت کا منہ ننگا کر کے عام لوگوں کو دیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ کسی غیر محرم کے لئے اسے دیکھنا جائز نہیں۔

جنازہ اٹھانے کا طریقہ: جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہیے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا تھا۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور ہر شخص چار پائی کے چاروں پائیوں کے ساتھ دس، دس قدم چلے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے سرہانے کی دائیں طرف کو کندھا دے۔ یہ میت کا بھی دایاں کندھا ہوگا اور اٹھانے والے کا بھی، دس قدم چلنے کے بعد اسی طرف پیچھے پائنتی کی طرف آجائے یہاں بھی دس قدم چلے اور اس کے بعد سرہانے کی بائیں طرف چلا جائے۔ اسے اٹھاتے ہوئے، دس قدم چلے اور پھر اسی سمت میں پیچھے آجائے اور دس قدم چلے اس طرح چالیس قدم ہو جائیں گے۔ دس دس قدم چلنا کم از کم مقدار ہے۔ زیادہ کی کوئی قید نہیں۔ جتنا چاہے چلے، سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اس

کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

بعض جگہ جنازہ کو گھر سے باہر لے جاتے وقت امام مسجد چالیس قدم ساتھ چلتے ہیں اور جنازہ کو کندھا دیتے ہیں پھر رک کر سب حضرات دعا مانگتے ہیں۔ اگرچہ یہ طریقہ ضروری نہیں لیکن اچھا طریقہ ہے لہٰذا اسے روکنا یا ناجائز کہنا غلط بات ہے۔ اس طریقے کو قدم گننا کہتے ہیں اگر میت چھوٹا بچہ ہو تو ایک آدمی اسے ہاتھوں پر اٹھا کر لے جائے۔

میت کو قبرستان کی طرف لے جاتے ہوئے نہ بہت تیز چلیں اور نہ ہی بالکل آہستہ بلکہ درمیانی رفتار سے جائیں نیز میت کے ساتھ ساتھ جاتے ہوئے کلمہ شہادت کا ورد کریں۔ کلمہ شہادت آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ لیکن اس زمانے کے حالات کے تقاضے کے مطابق فقہاء کرام نے بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز قرار دیا ہے۔ دنیاوی گفتگو سے پرہیز کریں اور موت کو یاد رکھیں۔ جنازے کے پیچھے پیچھے جانا بہتر ہے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا منع ہے خاص طور پر پیٹنے والی ہوں تو انہیں سختی سے منع کریں۔ چارپائی کا سرہانہ آگے کی طرف ہونا چاہیے اور جنازہ گاہ میں پہنچنے کے بعد جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے بیٹھنا نہیں چاہیے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی اگر چند افراد بھی پڑھ لیں تو سب کی طرف سے کافی ہو گی اور کوئی بھی نہ پڑھے تو جن جن کو اطلاع ملی تھی اور وہ شریک نہیں ہوئے، وہ سب گناہ گار ہوں گے۔ نماز جنازہ کے لئے ضروری ہے کہ میت موجود ہو اور آگے ہو یہی

وجہ ہے کہ اسلام میں غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور صفیں کم از کم تین ہوں۔ اگر نمازی کم ہوں تب بھی تین صفیں ضرور بنائیں اس کی فضیلت ہے۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں اور کھڑا ہونا فرض اور اس میں ثناء، درود شریف اور دعا پڑھنا سنت ہے۔ سب سے پہلے نیت کریں اور پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ اس کے بعد ثناء پڑھیں پھر اللہ اکبر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اب درود شریف پڑھ کر پھر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھوں کو نہ اٹھائیں۔ اس کے بعد دعا پڑھیں اور آخر میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کھول دیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نیت

نماز جنازہ کی نیت اس طرح کریں ''خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے چار تکبیر نماز جنازہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی کریم ﷺ کے، دعا واسطے حاضر میت کے، منہ طرف قبلہ شریف کے پیچھے امام صاحب کے'' اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ:

''اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ:

اے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حصرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر رحمت بھیجی۔ سلام بھیجا، برکت عطا کی اور رحمت سے نوازا۔ بے شک تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔

دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ:

یا اللہ! ہمارے زندہ، فوت شدہ، حاضر غائب، چھوٹوں اور بڑوں، مردوں اور عورتوں (سب کو) بخش دے۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

بچے کے لئے دعا

اگر میت بچہ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّمُشَفَّعاً:

اے اللہ! اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے جا کر سامان کرنے والا بنا دے اے ہمارے

لئے باعث ثواب اور ذخیرہ بنا دے یا اللہ ! اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنا دے۔

بچی کے لئے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً:

اے اللہ ! اس لڑکی کو ہمارے لئے آگے جا کر سامان کرنے والا بنا دے اسے ہمارے لئے باعث ثواب اور ذخیرہ بنا دے یا اللہ اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنا دے۔

نوٹ: اگر میت مجنون (پاگل) ہو تو بھی یہی دعا پڑھیں۔

فاتحہ و دعا

نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد صفیں توڑ دیں اور پہلے تین بار درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد ایک بار سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اور تین بار سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد پوری سورت) پڑھیں۔ پھر تین بار درود شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچائیں اور اس کی مغفرت نیز قبر میں آسانی کے لئے اجتماعی دعا مانگیں۔

حیلہ اسقاط

اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر دن میں پانچ نمازیں اور رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں۔ صاحب استطاعت پر حج اور زکوۃ بھی فرض ہے چونکہ یہ دونوں عبادات مالی ہیں لہٰذا ان کی ادائیگی بطور نائب کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ لیکن نماز اور روزہ بدنی عبادات ہیں ان کی ادائیگی دوسرا شخص نہیں کرسکتا۔ اس لئے ان کا فدیہ دینا پڑتا ہے ہر نماز اور ہر روزے کا بدلہ دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ میت کی جتنی نمازیں یا روزے رہ گئے ہیں ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ اگر میت نے اس کی وصیت کی ہے تو اس وصیت کو مال کے تہائی حصہ میں سے پورا کیا جائے۔ اور اگر وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی طرف سے ادا کریں۔ اگر قضاء شدہ نمازیں اور روزے اتنے زیادہ ہوں کہ ان کے لئے فدیہ پورا نہ ہو سکتا ہو تو حیلہ کیا جائے اس کو ''حیلہ اسقاط'' کہتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو وہ رقم دیں جو آپ دینا چاہتے ہیں۔ حساب لگائیں کہ یہ کتنی نمازوں کا فدیہ ہے وہ مسکین بطور تحفہ یا ہبہ آپ کو واپس کر دے۔ آپ دوبارہ اس کو بطور فدیہ دیں اتنی بار یہ عمل دہرائیں کہ آپ کے علم کے مطابق میت کی تمام نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ مسکین ایک دائرے کی شکل میں کھڑے ہو جائیں۔ آپ وہ فدیہ ایک مسکین کو دے دیں اور اس کا مالک بن کر میت کے فدیہ کے طور پر دوسرے مسکین کو دے پھر وہ قبضہ کر کے اپنی مرضی سے تیسرے فقیر کو دے۔ اسی

طرح کرتے رہیں یہاں تک کہ تمام فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔اس رقم کے ساتھ برکت کی خاطر قرآن پاک بھی رکھا جاسکتا ہے۔

قبر تک جانا

نماز جنازہ میں شرکت کے بعد کچھ لوگ اپنی مصروفیات کے باعث میت کو دفنانے کے لئے قبر تک نہیں جا سکتے لہٰذا انہیں وارثین میت سے اجازت لے کر واپس جانا چاہیے۔اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ میت کا ولی مثلاً باپ یا بیٹا وغیرہ جو بھی زیادہ قریبی ہو عام اجازت دے کہ جو حضرات جانا چاہیں وہ جا سکتے ہیں او جو لوگ وقت دے سکتے ہیں وہ میت کی تدفین میں شریک ہوں۔

قبر کی کیفیت

میت کے لئے قبر،قبرستان میں بنائیں تاکہ جب بھی کوئی شخص فاتحہ پڑھنے آئے تو اس میت کو بھی نفع حاصل ہو سکے۔قبر کی لمبائی قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے برابر۔گہرائی نصف قد کے برابر ہو سکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ بھی پورے قد کے برابر ہو۔

قبر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو شق کہتے ہیں۔ہمارے ہاں عام طور پر اسی انداز کی قبر ہوتی ہے یعنی بالکل سیدھا صندوق نما گڑھا بنانا۔دوسری قسم کی قبر کو لحد کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدھی قبر بنانے کے بعد قبلہ کی جانب والی دیوار میں میت کو رکھنے کی جگہ بنائی جائے۔اگر زمین نرم ہو تو لحد سنت ہے ورنہ شق ہی بنا دیں۔

قبر میں میت کا سر شمال کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ قبلہ رخ رہے۔قبر کا وہ

حصہ جو میت کے قریب ہے وہاں پکی اینٹیں نہ لگائیں بلکہ اس جگہ کو کچا رکھیں۔

میت کو دفن کرنا

جب قبر کے قریب پہنچیں تو چارپائی کو قبلہ والی جانب یعنی قبر کی مغربی جانب اتار دیں اور پھر حسب ضرورت دو یا تین قابل اعتماد آدمی قبر میں اتریں۔ اگر میت عورت ہو تو وہ اس کے محرم ہوں۔ اگر محرم نہ ہوں تو اجنبی بھی اتار سکتے ہیں۔ اب میت کو نہایت عزت و احترام سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں اگر عورت کی میت ہے تو اوپر پردہ کریں۔ قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ: ''اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر قبر میں رکھتا ہوں۔'' میت کو لٹانے کے بعد اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں اور اب کفن کی بندش (گرہ) کھول دیں کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں۔

قبر کے اوپر ایسی چیز رکھیں جو آگ پر نہ پکائی گئی ہو یا آگ میں جلائی نہ جاتی ہو مثلاً کچی اینٹیں یا پتھر کے تختے وغیرہ لگائیں۔ درمیان میں جو سوراخ رہ جائیں انہیں گارے سے بند کر دیں اور اب قبر پر مٹی ڈال دیں۔ مستحب طریقہ یہ ہے کہ سر ہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ اگر ہو سکے تو مٹی ڈالتے وقت یہ کلمات پڑھیں۔

پہلی بار .... مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ: ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا۔

دوسری بار ...... وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ: اور تمہیں اسی میں لوٹائیں گے۔

تیسری بار .... وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى: اور دوسری بار اسی سے نکالیں

گے۔

مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو مربع شکل میں نہ بنائیں بلکہ اونٹ کی کوہان کی طرح ترچھی بنائیں۔

یادرکھیں قبر اندر سے کچی ہونی چاہیے۔ باہر سے پختہ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز علماء کرام اور مشائخ عظام کی قبروں پر گنبد وغیرہ بھی بنانا جائز ہے۔ عام لوگوں کی قبروں پر ایسا کرنا منع ہے۔

قبر پر موجود رہنا

دفن کرنے کے بعد اگرچہ عام لوگ واپس جا سکتے ہیں لیکن میت کے کچھ قریبی رشتہ دار بالخصوص علماء کرام اور نیک سیرت لوگ وہاں موجود رہیں۔ اور اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جائے تا کہ میت مانوس رہے اور اسے وحشت نہ ہو۔

تلقین: اس دوران قرآن پاک کی تلاوت کریں اور تلقین کریں تا کہ اسے نکیرین کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو۔ حضرت امام طبرانی نے رسول اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تمہارے مسلمان بھائیوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے اور تم اس کی قبر پر مٹی برابر کر لو تو ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے۔

"اے فلاں بن فلاں" یعنی ماں کی نسبت سے کہے اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں وہ اسے سنتا ہے۔ پھر اسی طرح پکارے اے فلاں کے بیٹے فلاں تو وہ ٹھیک

ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کہے اے فلاں کے بیٹے فلاں تو میت کہتی ہے ہماری راہنمائی کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔"

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "تم اس کی بات نہیں سمجھتے" تو اب یوں کہے

اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ وَرَبّاً بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیّاً وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا:

"اس بات کو یاد کرو جس پر تم دنیا سے رخصت ہوئے وہ اس بات کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے اور قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوا" اگر اس کی ماں کا نام یاد نہ ہو تو یوں کہے اے حضرت حواء کے بیٹے فلاں!

طبرانی شریف کی حدیث میں ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی انتقال کر جائے تو اسے روکے نہ رکھو بلکہ قبر کی طرف جلدی لے جاؤ (اور جب اسے دفن کر دیا جائے تو) اس کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات (الم سے اولئک ھم المفلحون) تک اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرہ کی آخری آیات (للہ ما فی السموات وما فی الارض) سے سورہ کے آخر تک پڑھو"۔ لہٰذا اس ارشاد رسول ﷺ پر بھی عمل کریں۔ بعض جگہ میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان پڑھتے ہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے کیونکہ یہ ذکر خداوندی ہے اور ایسے سے میت کی وحشت دور ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا گیا اور قبر درست کردی گئی تو نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام بھی دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتے رہے پھر آپ نے اور صحابہ کرام نے بھی اللہ اکبر کا ورد کیا۔ صحابہ کرام نے جب وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا اس نیک شخص پر قبر تنگ ہوگئی تھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ تکلیف دور کردی اور قبر کو کشادہ کردیا۔ بعض جگہ میت کی تدفین سے فارغ ہوکر جب لوگ واپس جاتے ہیں تو قبرستان کے احاطے سے باہر آکر اجتماعی طور پر دعا مانگتے ہیں یہ اچھی بات ہے اس میں کوئی خرابی نہیں اور نہ بھی مانگیں تو کوئی حرج نہیں لیکن دعا مانگنا بہتر ہے۔

قبر پر قرآن خوانی

جس قدر ممکن ہو قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کریں اگر زیادہ نہ کرسکیں تو کم از کم چالیس دن صبح شام قرآن پاک پڑھیں۔ ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر کے پاس سورہ بقرہ پڑھی جائے اور انصار (صحابہ کرام) کا طریقہ مبارکہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی فوت ہوجاتا تو وہ اس کی قبر کے پاس قرآن پاک پڑھتے تھے۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب کا مطلب یہ ہے کہ آدمی عبادت کرکے اس کا ثواب اپنے فوت شدہ لوگوں کو پہنچائے۔ نماز، روزہ، صدقہ، تلاوت قرآن پاک جو بھی عبادت ہو اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔

امام عبداللہ بن علوی حداد رحمتہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

میت کے لئے بہترین تحفہ جس کی برکت اور نفع زیادہ ہوتا ہے وہ قرآن پاک پڑھ کر اسے ثواب پہنچانا ہے۔ اسی طرح میت کے ایصال ثواب کے لئے نفل پڑھنا اور روزہ رکھنا بھی بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کا برتاؤ کرتا تھا۔ ان کے فوت ہونے کے بعد ان سے حسن سلوک کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا ان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھ اور اپنے روزے کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھ۔ (یعنی نفلی نماز اور نفلی روزے کا ثواب انہیں پہنچا)

معمولات اہل سنت

ایصال ثواب کے سلسلہ میں اہل سنت کا معمول ہے کہ وہ کسی مسلمان کے فوت ہونے کے دوسرے یا تیسرے دن، پھر ہر جمعرات کو قرآن خوانی کرتے اور کھانا پکا کر غرباء و مساکین کو کھلاتے ہیں۔ اسی طرح ان کا چہلم کیا جاتا ہے اور سالانہ یا ششماہی ختم شریف ہوتا ہے۔ یہ ایک مستحسن اور اچھا کام ہے لیکن اسے فرض ہرگز نہ سمجھیں اور نہ ہی ایسے موقع پر دھوم دھام اور شادی جیسا سماں پیدا کریں۔ اور اسے دعوت کی شکل بھی نہ دیں۔ بلکہ محض صدقہ و خیرات سمجھیں اور غرباء و مساکین کا خاص خیال رکھیں اس مقصد کے لئے قرض لینا یا میت کے ترکہ میں سے خرچ کرنا جب کہ تمام ورثاء متفق نہ ہوں یا ان میں سے کوئی نابالغ بچہ ہو جائز نہیں ہے۔ ایصال ثواب

کے لئے پیراور جمعرات کا دن زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس ہر اس بندے کی بخشش ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ البتہ جن دو آدمیوں کے درمیان دشمنی ہو تو کہا جاتا ہے کہ انہیں مہلت دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔''

لہٰذا ایصال ثواب کی مجلس ان دنوں میں کی جائے تو زیادہ مناسب ہے اور مسلمانوں کے ہاں یہ طریقہ بھی رائج ہے کہ وہ ہر جمعرات کو کھانے پر فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرتے ہیں۔ یہ بھی نہایت ہی عمدہ اور حدیث کے مطابق عمل ہے۔

نوٹ: اس موقع پر ایسی رسمیں جاری نہ کریں جن کا شریعت نے حکم نہ دیا ہو اور ان کی ادائیگی میں پریشانی اٹھانا پڑتی ہو مثلاً یہ کہ بعض جگہ کسی شخص کے فوت ہونے کے تیسرے دن مٹھائی کے لفافے بنا کر گھر میں رکھ دیئے جاتے ہیں۔ جب کوئی عورت فاتحہ خوانی کے لئے آتی ہے تو واپسی پر ایک لفافہ پکڑا دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ اگرچہ حرام نہیں لیکن اسے لازم سمجھنا بھی غلط ہے بلکہ اس طرح کی رسموں نے غریبوں کے لئے موت بھی مہنگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو دین کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

میت کے لئے خصوصی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہٗ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلاً خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجاً خَیْراً مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَقِہٖ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ :

یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اسے عافیت دے، اسے معاف کر دے اس کی اچھی طرح مہمانی فرما اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے۔ اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اس کو اس کے گھر سے اچھا گھر، گھر والوں سے اچھے گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرما۔ اسے جنت میں داخل کر دے اسے عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچالے۔